سوال

(86) اسلام میں سنت کا مقام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسلام میں سنت کا مقام

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام میں سنت یعنی حدیث کا مقام بہت بلند وارفع ہے سنت کو بھی دین حق میں وہی مقام حاصل ہے جو قرآن پاک کو ہے۔ قرآن کریم کی طرح سنت بھی بذریعہ وحی نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔۔قرآن۔۔۔۔ترجمہ یعنی نبی پاک ﷺ اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ وحی آسمانی سے بولتے ہیں۔ آیت ہذا کا ترجمہ مولانا روم فرماتے ہیں۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

قرآن پاک نے بیان کیا۔۔۔۔۔قرآن۔۔۔۔(پ 5 سورۃ نساء) ترجمہ۔ یعنی جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور دوسرے الفاظ میں یہ ترجمہ ہوا کہ جس نے حدیث پر عمل کیا اس نے قرآن پر ہی عمل کیا۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفےٰ بر جانا مسلم داشتن

حدیث پاک کی منزل من اللہ ہونے پر یہ حدیث اظہر من الشمس ہے۔

عن حسان قال کان جبرائیل ینزل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالسنة کما ینزل علیہ بالقران

حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام آں حضرت ﷺ پر جس طرح قرآن پاک وحی لے کر آتے اسی طرح سنت کی وحی لیکر آتے اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ سے جو بات سنتے لکھ لیتے خود فرماتے ہیں۔ لوگوں نے مجھے منع کیا کہ ہر بات نہ لکھا کرو۔

فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتکلم فی الرضاء والسخط

یعنی نبی کریم ﷺ کبھی خوشی کی حالت میں کلام کرتے ہیں اور کبھی ناخوشی کی حالت میں عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی آپ ﷺ کی کوسنی بات لکھوں اور کونسی نہ لکھوں کس وقت لکھوں اور کس وقت نہ لکھوں تو آپ ﷺ نے فرمایا!

اکتب ما اقول فواللہ مایخرج منہ الاحق

میری ہر بات کو لکھ لیا کرو خدا کی قسم میری زبان سے ہر وقت حق اور سچ ہی نکلتا ہے۔ بعض احادیث مین تو سنت کے مطابق فیصلہ کرنے کو کتاب اللہ سے تعبیر کیا گیا ہے چنانچہ کتاب الخدو مشکواۃ شریف ص 308 میں ایک طویل حدیث کا اقتباس ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

ان رجلین اختصما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احدہما اقض بیننا بکتاب اللہ وقال الاخر رجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقض بیننا بکتاب اللہ

یعنی دو آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں جھگڑا لے کر آئے ایک نے کہا کہ ہمارا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق ہونا چاہیے تو آپ ﷺ نے فرمایا!

اما والذي نفسی بیدہ لاقضین بینکما بکتاب اللہ

یعنی اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا وہ حدیث پاک میں مرقوم ہے۔ جس کا قرآن پاک میں زکر تک نہیں اس حدیث سے روز روشن کی طرح ظاہر ہوگیا کہ حدیث پاک کے مطابق فیصلہ کو آپ ﷺ قرآن پاک کا فیصلہ فرمارہے ہیں۔ جیسے آپ کے الفاظ ہیں۔

لاقضین بینکما بکتاب اللہھذا ہوالمقصود اور سائلان کا مطالبہ اقض بیننا بکتاب اللہ سے ظاہر ہے۔ کہ کما لایخفیٰ سے ایسے سینکڑون واقعات کتب حدیث میں مرقوم ہیں۔ (الاعتصام جلد 18ش13)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 11 ص 342-344

محدث فتویٰ